HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

HUJIAT KHABAR WAHID: AN INVESTIGATIVE STUDY OF REASONING FROM THE QUR'AN AND SUNNAH

حجیت خبر واحد: قرآن وسنت سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS:

1- *Dr. Saira Taiba, Assistant professor, institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakaria University, Multan, Email: sairaafzal524@gmail.com*

2- *Dr. Razia shabana, Associate professor, institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakaria University, Multan Email: raziashabana@gmail.com*

3- *Dr. Mahmood ul Hassan Channar, Lecturer The BNBWU Sukkur, Email ID: hafiz.hassan@bnbwu.edu.pk*

How to Cite: *Taiba, Saira, Razia shabana, and Mahmood ul Hassan Channar. 2024. "HUJIAT KHABAR WAHID: AN INVESTIGATIVE STUDY OF REASONING FROM THE QUR'AN AND SUNNAH: حجیت خبر واحد: قرآن وسنت سےاستدلال کاتجزیاتی مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 8 (3):23-36.*

DOI: https://doi.org/10.47720/hi.2024.0803u02.

URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/303

Vol. 8, No.3 || July –September 2024 || P. 23-36

Published online: 2024-09-30

QR. Code

HUJIAT KHABAR WAHID: AN INVESTIGATIVE STUDY OF REASONING FROM THE QUR'AN AND SUNNAH

حجیت خبر واحد: قرآن وسنت سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ

Saira Taiba, Razia shabana, Mahmood ul Hassan Channar,

ABSTRACT:

Depending on the number of reporters of the hadith in each stage of the isnad, it can be classified into the general categories of Mutawatir (consecutive) or Ahad (single) hadeeth. Ahad narrations are sub-divided into many types such as `Azeez, Mashoor, and ghareeb . Each again branches into some more types, But the general definition would be that a report that does not reach the level of water is usually called a khabar-wahad and this is the topic that will be discussed in this paper ***(Hujiat Khabar Wahid: An Investigative Study of Reasoning from the Qur'an and Sunnah.)*** *This topic will shed light on the viewpoints of both sides those who accept the authority of khabarul wahid and those who do not take it and will also discuss a huge number of narrations describing the importance of a prophetic tradition and focus on the issue of mutawatir vs ahad. This is to convey the gist of the information in a short quick way and also keep it brief. One of the reasons that attracted us to this topic is its importance because it covers a large portion of many hadiths, and the other reason for this is its great influence on understanding the meaning and arrangement of hadiths. Jurists differ in acting or responding to it.*

KEYWORDS: *Evidences, reliability, khabar-e-wahid, examples, Qur'an and Sunnah,*

تعارف: یہ مختصر تحقیقی رسالہ، جس میں حجیت خبر واحد: قرآن وسنت سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ ہے، حدیث خبر واحد کی حیثیت اور اہمیت شامل ھے۔ اسلامی دنیا میں **فقہا** اور علماء **کے نزدیک** اس موضوع کی اہمیت **بہت** بڑھ گئی ہے، کیونکہ بعض راوی ایسے ہیں جن کی روایت لی جاتی ہے، اور بعض پر بھروسہ نہیں کیا جاتا، بشمول نامعلوم وغیرہ اسباب کے۔

ایک وجہ جس نے ہمیں اس موضوع کی طرف راغب کیا وہ اس کی اہمیت ہے کیونکہ یہ بہت سی احادیث کے ایک بڑے حصے پر مشتمل ہے، اور اس کی دوسری وجہ احادیث کی معنویت اور ان کے اہتمام کو سمجھنے پر اس کا بہت بڑا اثر ہے، اور فقہاء کا اس پر عمل کرنے یا جواب دینے میں شدید اختلاف ہے۔

خبرِ واحد اگرچہ باب العقائد میں موجب علم نہیں لیکن عمل کے باب میں حجت اور دلیل ہے۔ شرح العقائد میں ہے کہ خبرِ واحد ظن کا فائدہ ہی دے گا بشرطیکہ تمام شرائط اس میں موجود ہیں، اور ان شرائط کے باوجود بنابر ظنیت کے اعتقادیات میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہو گا۔ اور تقریبا. اصول فقہ کی کتب میں بھی موجود ہیں کہ ظن کا اعتبار علمیات میں ہوتا ہے اور ظن کے ساتھ ثابت حکم واجب ہوتا ہے۔

کتابوں میں متداول تعبیر، خبر واحد اور خبر متواتر کے بجائے حدیث واحد اور حدیث متواتر کی تعبیر دو وجہوں سے اختیار کی ہے

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کا نام حدیث یا سنت ہی ہے۔[1]

2- خبر حدیث کی صرف ایک صفت کو بیان کرتی ہے۔ یعنی اس کی روایت اور تبلیغ: یعنی یہ حدیث کے ہم معنی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے جمہور محدثین اور فقہاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کے لیے حدیث یا سنت کی تعبیر ہی اختیار کرتے رہے ہیں اور یہ دونوں نام احادیث میں آئے بھی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ و رسول نے حدیث کے ماخذ شریعت ہونے کے اعتبار سے حدیث واحد اور حدیث متواتر میں کوئی تفریق نہیں کی ہے۔ دراصل حدیث کے ماخذ شریعت یا شرعی دلیل ہونے کے اعتبار سے قرآن و حدیث میں حدیث واحد اور حدیث متواتر کی اصطلاح استعمال ہی نہیں ہوئی ہے۔ ان میں تفریق تو دور کی بات ہے۔ یہ اپج تو معتزلہ کی ہے، پھر متکلمین نے یہی راگ الاپ کر اسے عقیدہ بنا دیا جس کو ان کے نقش قدم پر چلنے والے فقہاء اور ترقی پسند ادباء اور مصنّفین نے ایک مسلمہ قاعدہ قرار دے دیا۔ انکار حدیث کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حدیث واحد اور حدیث متواتر میں تفریق کو تمام احادیث کے انکار کے حربے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ سوائے چند ایسی حدیثوں کے جن سے بظاہر ان منکرین کے افکار کی تائید ہوتی ہے اور ان میں ایسی حدیثیں زیادہ ہیں جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

حدیث کی صحت جانچنے کا قرآنی قاعدہ:

ارشاد ربانی ہے ﴿يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾"[2] (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو، پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔" اس مختصر سی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے راویان خبر کی جرح و تعدیل کا پورا قاعدہ بیان فرمایا ہے اور کسی خبر کی صحت و سقم کو جانچنے کا اصول بتا دیا ہے۔ آیت میں مذکور " نبأ " خبر کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، افعال، سیرت پاک کے واقعات اور غزوات کی تفصیلات بیان کرنے سے بھی ہو سکتا ہے اور خود مسلمانوں اور ان کے درمیان پائے جانے والے غیر مسلموں کی نقل و حرکت اور اعمال سے بھی۔ آیت میں "تبینوا" تبین یتبین سے جمع مذکر کے امر کا صیغہ ہے یہ فعل بڑی وسعت رکھتا ہے جس کا اندازہ اس کے کثیر مترادفات سے کیا جا سکتا ہے مثال کے طور پر "تبینوا" کے مترادفات ہیں" تثبتوا، تأكدوا، تحققوا، توثقوا اور تيقنوا" ارشاد الٰہی میں "فاسق" سے مراد ایسا شخص نہیں ہے جو مسلمان نہ ہو، بلکہ ایسا مسلمان مراد ہے جو عدالت کی صفت سے عاری ہو؛ محدثین نے "عدل" راوی کے اوصاف اس آیت کی روشنی میں بیان کیے ہیں۔ میں محدثین کے "عدل" کے اوصاف بیان کر دیتا ہوں۔ تاکہ فاسق کی صحیح تصویر پر سامنے آجائے جو عدل کی ضد ہے۔ "عَدلٌ "عَدُل یعدُلُ کا مصدر ہے جو صفت کے معنی میں ہے عربی میں مبالغہ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے کبھی کبھار مصدر کو صفت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ عدُل یعدُلُ کرُم یکرُم کے باب سے ہے اس باب سے آنے والے افعال "لازم" ہوتے ہیں جو انسان کی طبعی اور فطری خصلتوں پر دلالت کرتے ہیں اس تناظر میں علمائے حدیث " عَدل "اس راوی کو کہتے ہیں جو ایسے پاکیزہ نفسیاتی خصائل، اوصاف حمیدہ اور سیرت و کردار کی ایسی بلندی سے موصوف ہو جو اس کو تقویٰ کا پابند بنائے رکھے اور اس کو

انسانیت سے گری ہوئی حرکتوں اور لوگوں کے ساتھ معاملات اور بات چیت اور حدیث رسول کی روایت و نقل میں دروغ گوئی اور کذب بیانی جیسی مذموم صفت سے باز رکھے۔ محدثین کی قبروں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک روشن رکھے اور ان پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے کہ انہوں نے راویان حدیث کی عدالت میں کثرت صوم وصلوٰۃ اور روحانی ریاضتوں اور اور ادواز کار کے بکثرت ورد کو شمار نہیں کیا ہے، کیونکہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد ان صفات میں جن بزرگوں کو شہرت حاصل ہوئی ان کی اکثریت روایت حدیث میں کذب بیانی سے موصوف تھی۔[3]

علمائے حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت کی اہمیت اور اس کے ماخذ شریعت ہونے کی وجہ سے راویان حدیث کی ثقاہت کے لیے "عدالت" کے ساتھ ضبط سینہ اور ضبط سفینہ سے موصوف ہونا بھی لازمی قرار دیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ: راوی حدیث "عدل" ہونے کے ساتھ عمدہ اور قوی حافظہ کا مالک ہو اور اگر حافظہ مطلوبہ معیار

راویوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے احادیث کی اقسام:

احادیث نبویہ میں جن باتوں کو تقسیم کیا جا سکتا ہے وہ ان کو دیکھ کر مختلف ہو جاتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کو ذیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اولا: حدیث متواتر

"حدیثِ متواتر سے مراد وہ حدیث ہے کہ جس کی سند کے ہر طبقہ میں (یعنی شروع سے آخر تک) اس کو روایت کرنے والے اس قدر کثیر ہوں کہ کسی خلافِ واقعہ بات (جھوٹ) پر ان کا باہم اِتفاق کر لینا محال ہو اور سند کی انتہاء کسی امر حسی پر ہو، جیسے کہ راوی کہیں: "ہم نے سنا یا ہم نے دیکھا۔"[4]، اس کے دو حصے ہیں:

اول: متواتر لفظی:

جو لفظ کی کثرت اور اس کے معنی ہیں، جیسے حدیث) : جس نے مجھ سے جان بوجھ کر جھوٹ بولا، اسے آگ سے بیٹھنے دو (اس پر ستر سے زیادہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ہے، اور یہ حدیث تمام ائمہ حدیث کے ساتھ کثرت سے متفق ہے، اور اس وجہ سے یہ صحت کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہے، اور ان کے الفاظ کی کثرت میں مختلف احادیث بھی ہیں، جیسے حدیث) :(ائمہ قریش) اور حدیث:(جس نے مسجد کی تعمیر کی)

دوم: متواتر معنوی:

جو اس کا ذکر کیے بغیر اس کے معنی کی کثرت ہے، جیسے دعا میں ہاتھ اٹھانے کی احادیث، مختلف مسائل میں تقریباً سو احادیث موصول ہوئی ہیں، اور ان میں سے ایک یہ ہے: "دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا"، اور یہ حدیث تمام ائمہ حدیث کے اتفاق کے ساتھ کثرت سے نقل ہوئی ہے، اور اخلاقی طور پر مختلف روایات بھی ہیں، جیسے بیسن کی احادیث، شفاعت اور احرام اٹھانا، اور آخرت میں ہاتھ اٹھانا اور سجدہ کرنا۔

ثانیا: حدیث الاحاد (غیر المتواتر):

جہاں تک ان کا تعلق ہے: یہ وہ چیز ہے جو کثرت سے نہیں ہوتی، یا جب تک یہ حد متواتر تک نہ پہنچ جائے، قال احد علماء اهل السنة:" فالآحاد في اللغة جمع أحد، والأحد قد يكون بمعنى: الذي لم يزل وحده، ولم يكن منه آخر. وهو بهذا المعنى اسم من أسماء الله تعالى. وقد يكون بمعنى الواحد، وهو أول العدد، وأصل اشتقاق الآحاد من هذا القبيل. وقد عرف خبر الآحاد في الاصطلاح بتعريفات مؤداها متقارب إن لم يكن متطابقاً، فقيل هو: خبر لا يفيد بنفسه العلم، وقيل هو: ما يفيد الظن، وقيل: ما لم يجمع شروط التواتر. والآحاد: تشمل المشهور والعزيز والغريب."[5] اس کے تین حصے ہیں:

پہلا: مشہور :

"وهو ما رواه ثلاثة فأكثر في كل طبقة ولم يبلغ التواتر، أي ما رواه ثلاثة فصاعدا ولم يصل إلى حد التواتر، وهذا هو المراد بالشهرة عند المحدثين، وسمي بذلك لوضوحه وظهوره، وسماه جماعة من الفقهاء: "المستفيض" لانتشاره[6].

مثال:" إن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العبا، والثاني "طلب العلم فريضة على كل مسلم(" رواه أحمد والطبراني وغيرهما, وقال الإمام المزي" :إن له طرقا يرتقي بها إلى رتبة الحسن"، ومثال المشهور وهو ضعيف حديث) :الأذنان من الرأس"[7]

دوم: العزیز :

"هو ما رواه اثنان في كل طبقة، أي ما لا يرويه أقل من اثنين عن أقل من اثنين وهكذا، وقد يزيد في بعض طبقاته". یہ وہ چیز ہے جو ہر پرت میں دو سے زیادہ بیان کی گئی ہو، یعنی وہ چیز جو دو سے کم دو سے کم بیان نہ کی گئی ہو، وغیرہ وغیرہ، اور اس کی کچھ پرتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

العزیز کی ایک مثال وہ ہے جو بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور دو شیخوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) :"ومثال العزيز ما رواه البخاري من حديث أبي هريرة، والشيخان من

حديث أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال) :لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين ,(فقد رواه من الصحابة أنس وأبو هريرة رضي الله عنهما، ورواه عن أنس اثنان :قتادة، وعبد العزيز بن صهيب، ورواه عن قتادة اثنان :شعبة وسعيد، ورواه عن عبد العزيز اثنان :إسماعيل بن علية وعبد الوارث، ورواه عن كل منهما جماعة."[8] تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ میں اس کے لیے اس کے باپ، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو) اسے صحابہ انس اورابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ شعبہ اور سعید کو عبد العزیز نے دو افراد اسماعیل بن عالیہ اور عبدالوریث سے روایت کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو ایک گروہ نے روایت کیا ہے۔ والحديث للمثال الثاني: "قلبُ المنافقِ لا يَصِلُ إليه شيءٌ من الخيرِ ، قالَ محمود شاكر في تعليقِه على هذا الأثرِ: «وهذا خبرٌ عزيزٌ جداً في بيانِ روايةِ اللُّغةِ وشرحِها، وسؤالِ الأعرابِ والرُّعاةِ عنها "[9]منافق کا دل اس تک کچھ اچھا نہیں پہنچتا، محمود شاکر نے اس اثر پر اپنے تبصرے میں کہا:"زبان کے ناول کے بیان اور اس کی وضاحت میں یہ بہت پیاری خبر ہے۔

تیسرا:الغریب:

یہ وہی ہے جو صرف ایک راوی نے بیان کیا ہے، یعنی وہ جس کی روایت تمام یا کچھ پرتوں میں ایک راوی کے لئے منفرد ہے۔ مثال "إنما الأعمال بالنيات. "اعمال نیت پر مبنی ہوتے ہیں (... یہ شروع میں ایک اجنبي شخص کی حدیث ہے، آخر میں وسیع ہے، اور صحیح ہے۔

حدیث خبر واحد کی تعریف:

واحد کا معنیٰ ایک ہے۔ علم حدیث میں خبر واحد سے مراد وہ حدیث ہے جس کو روایت کرنے والے راوی محصور و معین (محدود اور کم) ہوں۔ اس کی جمع اخبار آحاد ہے۔ خبر احاد کی اقسام:

خبر احاد کی تین اقسام اور مختصر تعریف:

1. مشہور: وہ حدیث جس کے راوی ابتدائے سند سے لے کر آخر تک تین سے زیادہ اور دس سے کم ہوں۔
2. عزیز: ایسی حدیث ہے جس کے راوی ابتدا سے لے کر آخر تک ایک سے زیادہ اور تین سے کم، یعنی دو ہوں۔
3. غریب: ایسی حدیث جس کی سند کسی طبقے میں کسی مقام پر صرف ایک راوی رہ گیا ہو۔

وہ خبرِ واحد ہے جس کی سند کسی مقام پر صرف ایک ہی راوی سے چلی ہو، مثلاً کسی صحابی سے ایک ہی تابعی نے روایت کیا ہو؛ گو اس کے بعد پھر تفرد نہ رہا ہو، جیسے بخاری کی یہ روایت ہے: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنْ التَّمْرِ صَدَقَةٌ»"[10] اس طرح کی حدیث غریب کو فرد بھی کہتے ہیں۔

عناصر خبر واحد:

1- خبر دینے کا عمل، نفس خبر

2- جس بات کی خبر دی جائے، مخبر

3- خبر دینے والا، مخبر

خبر واحد کی شرعی حیثیت:

خبرِ واحد اگرچہ عقائد کے باب میں موجب علم نہیں لیکن عمل کے باب میں حجت ہے۔"خبرِ واحد ظن کا فائدہ ہی دے گا بشرطیکہ اصول فقہ میں مذکورہ تمام شرائط اس میں موجود ہیں اور ان شرائط کے باوجود بنابر ظنیت کے اعتقادیات میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہو گا۔[11] اور اسی مفہوم کی عبارات شرح المواقف شرح فقہ اکبر ملا علی ن القاریؒ کی کتابون میں بھی موجود ہیں" کہ ظن کا اعتبار علمیات میں ہوتا ہے اور ظن کے ساتھ ثابت حکم واجب ہوتا ہے"۔[12]

صحابہ کرام نے اخبار آحاد کو حجت قرار دیا اور اس کی مخالفت نہ کی، لیکن شک، یا یقین کی خواہش، یا حدیث کو بیان کرنے میں بہت محتاط رہنے کی سفارش کی وجہ سے اس میں سے کچھ کو قبول کرنا بند کر دیا۔اور اس کی تفسیر شاھد ہے".هذا قول عمر لأبي موسى: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّهُ الحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -»!. ويزيل اللَّبْسَ في هذا مرة واحدة علمنا بحقيقة الخبر الآحادى، فليس المراد منه ما رواه واحد فقط، بل ما يقابل المتواتر كما أوضحنا في بحث الصحيح"[13]

عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے تم پر الزام نہیں لگایا بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک حدیث ہے۔اور اس میں موجود الجھن کو دور کرتا ہے جب ہم خبر کی سچائی جان لیتے ہیں تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ صرف ایک شخص نے کیا بیان کیا تھا، بلکہ اس سے کیا مطابقت رکھتا ہے جیسا کہ ہم نے صحیح تحقیق میں بیان کیا ہے۔

خبرِ واحد کی حجیت پر قرآنِ کریم سے اختصاراً بعض دلائل

پہلی دلیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب ایک اسرائیلی قتل ہو گیا اور فرعون کی کابینہ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کی ٹھان لی تو"وَجَآءَ رَجُلٞ مِّنۡ أَقۡصَا ٱلۡمَدِينَةِ يَسۡعَىٰ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ ٱلۡمَلَأَ يَأۡتَمِرُونَ بِكَ لِيَقۡتُلُوكَ فَٱخۡرُجۡ إِنِّي لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ"[14](فرعون کا چچازاد جس کا نام عند الاکثر حزقیل وعند البعض حبیب یاشمعان اور بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان بھی لایا تھا) حضرت موسیٰؑ نے صرف اس ایک آدمی کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے مدین کی طرف روانگی اختیار فرمائی۔اگر ایک آدمی کی بات قابلِ اعتماد نہ ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر اعتماد نہ کرتے۔

دوسری دلیل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَا كَانَ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَآفَّةٗۚ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرۡقَةٖ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٞ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوۡمَهُمۡ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُونَ "[15]

قیروانی فرماتے ہیں:"کہ طائفہ کا لفظ ایک سے ہزار تک بولا جاتا ہے اور مسند عبد بن حمید میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے" يُقَالُ: الطَّائِفَةُ رَجُلٌ فَصَاعِدًا. "کہ طائفہ کا لفظ ایک پر بھی اور زیادہ پر بھی بولا جاتا ہے"[16] (در منشور فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا (الآیۃ) اگر دو آدمی آپس میں لڑائی کریں تو وہ بھی آیت کے لفظ طائفتان میں داخل ہوں گے۔ اور آخر میں فرمایا کہ اگر خبر واحد حجت نہ ہوتی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک ایک امیر کو مختلف جہات میں کیوں بھیجتے؟[17]

خلاصہ یہ ہوا کہ ایک کی بات دینی اعتبار سے قوم کو عذاب خداوندی سے ڈرانے کے لیے معتبر اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خبرِ واحد حجت ہو کیونکہ اگر طائفہ کا اطلاق رجل پر نہ ہو تو دو آدمیوں کی لڑائی میں مصالحت کرانا آیت سے ثابت نہ ہو سکے گا اور امراء کو اکیلے اکیلے بھیجنا بیکار ثابت ہو گا۔

تیسری دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَ اِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ"[18] البزدویؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں تصریح ہے کہ اہلِ کتاب میں سے ہر آدمی حکمِ خداوندی کے بیان کرنے کا مکلف تھا اور کتمانِ علم اس پر حرام تھا کیونکہ اس امر کے وہ مکلف نہ تھے کہ سب کے سب اجتماعی شکل میں شرقاً و غرباً بیان کرنے کے لیے نکلتے۔ تو اس سے بھی خبرِ واحد کی حجیت ثابت اور واضح ہو گئی"[19]

ایک شبہ اور اس کا جواب:

کیا پہلی امتوں کے بارے احکام اسلام میں دلیل ہے؟

اصول فقہ حنفی کی کتاب نور الانوار میں تصریح موجود ہے "وشرائع من قبلنا تلزمنا اذا قص اللہ ورسولہ من غیر نکیر الخ" تو وہ سب احکام ہمارے حق میں بھی حجت ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے بلا نکیر بیان فرمائے ہیں۔[20]

قرآن کریم سے خبر واحد کی مثالیں:

ا۔ پہلی مثال:

تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوموں کو غیبات اور اللہ کے نازل کردہ احکام کی جو خبریں دیں ہیں وہ سب اخبار آحاد ہیں۔

دوسری مثال:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن کی خبر خبر واحد ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود دیتے تھے، اس لیے کہ قرآن نازل کرنے والے جبریل علیہ السلام غیر مرئی ہیں اور جب صحابہ کرام کے درمیان بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا تھا اس وقت بھی صحابہ کرام میں سے کوئی بھی نہ خاص اور نہ عام وحی الٰہی اور وحی نازل کرنے والے جبریل علیہ السلام کا مشاہدہ نہیں کرتا تھا اور نہ کر

سکتا تھا، بلکہ وحی کے نزول کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر دینے وان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ پر کوئی سورت یا آیت نازل ہوئی ہے۔ ۳

ج-تیسری مثال:

قال تعالی:" وَجَآءَ رَجُلٞ مِّنۡ أَقۡصَا ٱلۡمَدِينَةِ يَسۡعَىٰ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ ٱلۡمَلَأَ يَأۡتَمِرُونَ بِكَ لِيَقۡتُلُوكَ فَٱخۡرُجۡ إِنِّي لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ ٢٠ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفٗا يَتَرَقَّبُۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ"[21] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں انجانے میں قبطی کے قتل ہو جانے کے بعد جب فرعون اور اس کے اہل دربار کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ وہ قبطی کے بدلے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیں، اس کی خبر ایک شخص نے آپ کو دی اور اسے سنتے ہی آپ مصر سے نکل کھڑے ہوئے، اور خبر کی تحقیق نہیں کی۔ ۴

د-چوتھی مثال:

مصر سے نکلنے اور طویل مسافت طے کرنے کے بعد موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مدین کے کنویں پر پہنچے جہاں چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے، انہوں نے وہاں یہ بھی دیکھا کہ دو عورتیں اپنے جانوروں کو دوسروں کے جانوروں سے ہٹا رہی ہیں، انہوں نے ان کا ماجرا پوچھا جس کے جواب میں ان عورتوں نے کہا کہ جب تک چرواہے اپنے جانوروں کو پلا کر وہاں سے ہٹ نہ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگے بڑھ کر ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا، پھر ایک درخت کے سایہ میں جا کر بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد انہی لڑکیوں میں سے ایک واپس آئی اور ان سے کہا کہ میرے والد تمہیں بلا رہے ہیں تاکہ تمہیں ہمارے جانوروں کو پلانے کی اجرت دیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لڑکی کی بات سن کر اس کے ساتھ جانے پر تیار ہو گئے، بلکہ چل پڑے یہ نہیں سوچا کہ اجنبی بستی ہے، اس لڑکی کا باپ کون ہے کہیں یہ فرعون کا جال نہ ہو؟ مانا کہ لڑکی کی چال ڈھال اس کے شریف زادی ہونے کی ترجمان تھی......قال تعالی:" فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى ٱلظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلۡتَ إِلَيَّ مِنۡ خَيۡرٖ فَقِيرٞ ٢٤ فَجَآءَتۡهُ إِحۡدَىٰهُمَا تَمۡشِي عَلَى ٱسۡتِحۡيَآءٖ قَالَتۡ إِنَّ أَبِي يَدۡعُوكَ لِيَجۡزِيَكَ أَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَاۚ فَلَمَّا جَآءَهُۥ وَقَصَّ عَلَيۡهِ ٱلۡقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفۡۖ نَجَوۡتَ مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ٢٥ قَالَتۡ إِحۡدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسۡتَـٔۡجِرۡهُۖ إِنَّ خَيۡرَ مَنِ ٱسۡتَـٔۡجَرۡتَ ٱلۡقَوِيُّ ٱلۡأَمِينُ"[22]

المثال الخامس:

روافض حد درجہ گمراہ فرقہ ہے جس کی اصل یہودیت ہے- یہ اہل سنت وجماعت کو مسلمان نہیں "بدعتی" سمجھتی ہے اور اپنے اس دعوے پر یہ بھی ایک حدیث واحد سے استدلال کرتی ہے جس کو امام بن القیم رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے :"یُجاء بقوم من أصحابي، فيقال: لا تدري ما أحدثوا بعدک إنهم لم یزالوا مرتدین علی أعقابهم" میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کیں اور برابر اپنی ایڑیوں کے بل پر پھرتے رہے۔ " یہ حدیث بخاری یا

مسلم میں ان الفاظ میں نہیں آئی ہے: البتہ مسلم میں متعدد حدیثیں اسی مضمون کی حامل آئی ہیں، امام ابن القیم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر حالات میں برجستہ لکھتے تھے اور زبانی احادیث سے استدلال بھی کرتے تھے اس وجہ سے بعض احادیث کے الفاظ میں تبدیلی ہو جاتی تھی۔[23]

سادس مثال:

خوارج کا فرقہ مسلمانوں سے نسبت کا دعویٰ کرنے والا نہایت تشدد پسند فرقہ ہے اور حدیث کو حجت نہیں مانتا اس کا عقیدہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے اور اپنے اس عقیدے پر احادیث آحاد سے استدلال بھی کرتا ہے، جن میں سے ایک حدیث ہے " :سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے[24] اور دوسری حدیث ہے " :لایزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن " ایسا نہیں ہو سکتا کہ زانی زنا کرتے وقت مومن ہو۔[25]

المثال السابع:

شعر جاہلی کا پورا ذخیرہ جس کی مدد سے مفسرین قرآن پاک کی تفسیر کرتے ہیں، اور منکرین حدیث جس کی روشنی میں حدیث کے اسلوب بیان کی عربیت اور عدم عربیت کا حکم لگاتے ہیں اس کے راوی کون ہیں؛ امرؤ القیس، عمرو بن کلثوم، طرفہ بن عبد، زہیر بن ابی سلمی، لبید بن ربیعہ، حارث بن حلزہ اور عنترہ بن شداد اور دوسرے عرب شعراء کی زبانوں سے کن لوگوں نے ان کے اشعار سن کر لوگوں کو منتقل کیے ہیں، ان کی عدالت، امانت اور صدق گوئی کا کیا حال تھا، ان کی جرح وتعدیل کن کتابوں میں بیان ہوئی ہے، پھر کیا ان اشعار کے راویوں کے دلوں میں ان کی حفاظت اور ان کو ہر طرح کی تبدیلی اور تغیر سے محفوظ رکھنے کا وہی جذبہ کار فرما تھا جو جذبہ حدیث کے راویوں کے دلوں میں تھا؟ اور کیا ان کے اشعار میں تحریف کرنے والے، ردوبدل کرنے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنے والے کا وہی انجام ہے جو احادیث میں جان بوجھ کر تبدیلی کرنے والے، اور اپنی طرف سے احادیث گھڑنے والے کا انجام ہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ان اشعار کو جاہلی عرب شعراء کا کلام مانا جاتا ہے اور بسا اوقات ان کو حدیث کی صحت جانچنے اور پرکھنے کا معیار قرار دیا جاتا ہے؟ ﴿قُلْ ہَاتُوا بُرْہَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ [11]

المثال الثامن:

امین احسن اصلاحی قدیم آسمانی صحیفوں سے استدلال اور استشہاد کرنے کے بڑے خوگر تھے۔ وہ قرآنی مضامین کی تشریح وتاویل میں قدیم آسمانی صحیفوں سے صفحے کے صفحے نقل کر دیتے تھے اور قرآنی آیات کی اپنی تفسیر کی صحت پر انہوں نے ان کے طویل طویل اقتباسات نقل کر دیے ہیں، جبکہ قرآن کے کسی حکم اور مضمون کی تشریح وتوضیح میں شاذونادر ہی کسی حدیث سے استدلال کیا ہے، کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان صحیفوں کی استنادی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ قرآن کے مطابق ان صحیفوں میں بڑی تحریفات ہوئی ہیں اور جن صحیفوں سے انہوں نے بکثرت استدلال کیا ہے وہ ترجموں کے ترجمے ہیں اس کے باوجود یہ صحیفے ان کے نزدیک اللہ کا کلام ہیں،

مگر حدیث محفوظ نہیں رہی۔ حدیث کے راوی نا قابل اعتبار تھے، علمائے جرح وتعدیل نے راویوں کی جرح وتعدیل گھر بیٹھے کر ڈالی ہے، حدیث کی روایت بالمعنی ہوئی ہے اور خبر ہونے کے ناطے حدیث میں صدق وکذب دونوں کا احتمال ہے وغیرہ" اَلاساء ماتحکمون "میں نے اوپر خبر واحد کے قابل اعتبار ہونے کی جو مثالیں دی ہیں ان سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ خبر واحد اہل حق اور اہل باطل دونوں کے یہاں معتبر رہی ہے اور کسی بھی خبر کو خبر واحد ہونے کی وجہ سے رد نہیں کیا گیا ہے اور نہ کسی حکم کو قبول کرنے کے لیے خبر متواتر کی شرط لگائی گئی ہے۔

نتائج البحث:

1- حدیثِ متواتر وہ حدیث ہے کہ جس کی سند کے ہر طبقہ میں اس کو روایت کرنے والے اس قدر کثیر ہوں کہ کسی خلافِ واقعہ بات (جھوٹ) پر ان کا باہم اِتفاق کر لینا محال ہو اور سند کی انتہاء کسی امر حسی پر ہو

2- اس بات پر تمام مسالک کا اتفاق ہے کہ ہر وہ خبر جو تواتر نہ رکھتی خبر واحد ہے-

3- خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے-

4- خبر واحد حجت ہے،اس پر عمل کیا جائے گا-

5- علماء وفقہاء نے اس کی حجیت پر دلائل جمع کئے ہیں-

[1] القشيري امام مسلم، أبو الحسين، مسلم بن الحجاج النيسابوري (٢٠٦ - ٢٦١ هـ)،صحيح مسلم، دار إحياء الكتب العربية: فيصل عيسى البابي الحلبي - القاهرة (وصَوّرتها: دار إحياء التراث العربي - بيروت) ، ١، ١٦-١٧

Imam Muslim, Abu al-Husayn, Muslim ibn al-Hajjaj al-Qasheri al-Nisaburi (206-261 AH), Saheeh Muslim, Dar-i-Ihya al-Qatab, Fisal Aisi al-Babi al-Halabi- al-Qahra (narrated by Dar-i-Ihya al-Tarath al-Bayrut), 1, 16. 17

[2] الحجرات: ٦

Al-Hujarat: 6

[3] صبحي، ابراهيم الصالح،علوم الحديث ومصطلحه - عرضٌ ودراسة ، دار العلم للملايين، بيروت – لبنان الطبعة: الخامسة عشر، ١٩٨٤ م،1:176

Subhi, Ibrahim al-Salih, 'Ulum al-Hadeeth wa'l-Satliha - Al-Awdrasa, Dar-ul-Ilm al-Mullayyin, Beirut - Lebanon al-Tabata: Al-Khamsa Ushr, 1984, 1:176

[4] صبحي، ابراهيم الصالح،علوم الحديث ومصطلحه - عرضٌ ودراسة ، دار العلم للملايين، بيروت – لبنان الطبعة: الخامسة عشر، ١٩٨٤ م،1:148

Subhi, Ibrahim al-Salih, 'Ulum al-Hadeeth wa'l-Satliha - Al-Awdrasa, Dar-ul-Ilm al-Mullayyin, Beirut - Lebanon al-Tabata: Al-Khamsa Ushr, 1984, 1:148

[5] فتاوى الشبكة الإسلامية لجنة الفتوى بالشبكة الإسلامية، تم نسخه من الإنترنت: في ١ ذو الحجة ١٤٣٠، هـ= ١٨ نوفمبر، ٢٠٠٩ م،3:1280

Fataawa al-Shabqaat al-Islamiyyah, Lajna al-Fataawa ba'l-Shabaqat al-Islamiyyah, Tum Naskhah min al-Taranat: 1 Dhu l-Hijjah 1430, H = 18 November, 2009, 3:1280

[6] صبحي، إبراهيم الصالح (ت ١٤٠٧هـ)علوم الحديث ومصطلحه - عرضٌ ودراسة ، 1:152

Subhi, Ibrahim al-Salih (d. 1407 A.H.), Al-'Ulum al-Hadeeth wa' musTa'alah, 1:152

[7] العبسي، أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (ت ٢٣٥هـ) الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار مكتبة الرشد – الرياض الطبعة: الأولى، 7:505،١٤٠٩

Al Absi, Abu Bakr bin Abi Shayba, Abdullah bin Muhammad bin Ibrahim bin Uthman bin Khawasti al-Abbasi (d. 235 AH) al-Kitab al-Lekhak fi al-Ahadith wa'l-Athar Maktabat al-Rashd – Al-Riyad al-Taba'ah: Al-Awli, 1409, 7:505

[8] البخاري،صحيح البخاري أبو عبد الله، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة ابن بردزبه البخاري الجعفي الطبعة: السلطانية، بالمطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، ١٣١١ هـ، بأمر،1:12 الرقم:14

Al-Bukhaari, Saheeh al-Bukhaari, Abu 'Abd Allah, Muhammad b. Isma'il b. Ibrahim b. al-Mughiyyah ibn Bardzabah al-Bukhaari al-Ja'afi Al-Tabaqat: Al-Sultaniyyah, Ba'l-Ma'taba'at al-Kabri al-Amiriyyah, Babulaq Egypt, 1311 AH, Bamr, 1:12 al-Raqam: 14

[9] العسقلانى، **أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) تقريب التهذيب دار الرشيد – سوريا الطبعة: الأولى، ١٤٠٦ – ١٩٨٦** (ص:528)،

Al-Asqalani, Abu al-Fadl Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ahmad bin Hajar al-Asqalani (d. 852 AH) p. 528

(

[10] التميمي، الإمام الحافظ أحمد بن على بن المثنى التميمي (٢١٠ - ٣٠٧ هـ) ،مسند أبي يعلى الموصلي دار الحديث – القاهرة الطبعة: الأولى، ١٤٣٤ هـ- ٢٠١٣ م،6:580

Al-Tamimi, Al-Imam al-Hafiz Ahmad bin 'Ali bin Al-Muthani al-Tamimi (210-307 AH), Musnad Abu Ya'ala al-Musalla Dar al-Hadeeth - Al-Qahra al-Tabata: Al-Awli, 1434 AH - 2013, 6:580

[11] ابن تيمية، شرح العقيدة الأصفهانية تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (ت ٧٢٨هـ) المكتبة العصرية – بيروت الطبعة: الأولى - ١٤٢٥هـ ص ١٠١

Ibn Taymiyah, Sharh al-'Aqeeda al-Asfahaniyyah Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad bin 'Abd al-Haleem bin 'Abd al-Salam bin Abdullah bin Abi al-Qasim bin Muhammad ibn Taymiyah al-Harani al-Hanbali al-Damascusi (d. 728 AH(

[12]ابو حنيفة، الفقه الأكبر ،محمد بن عبد الرحمن الخميس) ينسب لأبي حنيفة النعمان (ت ١٥٠هـ) مكتبة الفرقان - الإمارات العربية الطبعة: الأولى، ١٤١٩هـ - ١٩٩٩م ص ٦٨

Abu Hanifa al-Nu'man ben Sabit , al-Fiqh al-Akbar, Muhammad b. 'Abd al-Rahman al-Khamis, Al-Yinsab al-Hanifa al-Nu'man (d. 150 AH) Maktabat al-Furqan - Al-Emirates, Al-Awli, 1419 AH - 1999, p. 68

[13] صبحي،ابارهيم الصالح (ت ١٤٠٧هـ) علوم الحديث ومصطلحه ،،1:310

Subhi, Ibrahim al-Salih (d. 1407 A.H.), Al-'Ulum al-Hadeeth wa'l-Satliha, 1:310

[14] القصص:20

Al-Qasas:20

[15] التوبة:122

Al T awba:122

[16] القيرواني، يحيى بن سلام بن أبي ثعلبة، التيمي بالولاء، من تيم ربيعة، البصري ثم الإفريقي القيرواني (ت ٢٠٠هـ) تفسير يحيى بن سلام دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م،1:426

Al-Qayrwani, Yahya ibn Salam bin Abi Tha'labah, Al-Tamimi Ba'ala, Min Taym Rabi'ah, Al-Basri Thaam al-Afriqi al-Qayrwani (d. 200 AH) Tafseer Yahya bin Salam Dar al-Katab al-Ilmiyyah, Beirut - Lebanon al-Taba'ah: Al-Awli, 1425 AH - 2004, 1:426

[17] درمنشور ص ٢٥٥ ج ٣

Darmaneshwar, p. 255, p. 3

[18] (آل عمران ١٨٧)

Al-Imran 187

[19] محصله مقدمۂ فتح الملہم ص ٨

Muhsala Muqaddah Fath al-Malham, p. 8

[20] ملا جيون، احمد بن سعيد الاميتوي الحنفي(11309ھ) نور الانوار:ص216

Mulla Zion, Ahmad ibn Sa'id al-'Matiwi al-Hanafi (11309 AH), Noor al-Anwar, p. 216

[21] القصص:20

Al Qasa:20

[22] القصص:25

Al Qasa:25

[23] ابن قيم،مختصر الصواعق المرسلة على الجهمية والمعطلة، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (ت ٧٥١ هـ) دار الحديث، القاهرة – مصر الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ مص ٥١٨

Ibn Al-Qayyim, Al-Sa'aq al-Mursala ala al-Jahmiyyah wa'l-'Awli, Muhammad b. Abi Bakr b. Ayyub b. Sa'd Shams al-Din ibn Qayyim al-Jawziyyah (d. 751 AH), Dar al-Hadeeth, al-Qahra - Egypt al-Tabata: Al-Awli, 1422 AH - 2001, p. 518

[24]

[25] البخارى،صحيح البخاري ٢٤٧٥،

Al-Bukhaari, Saheeh al-Bukhaari,no: 2475.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.